

مرآة المسناجج

اردو ترجمہ و شرح

مشکوٰۃ المصابیح

مصنف

جلد (ہفتم)

حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی

نعیمی کتب خانہ گجرات

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرعہ لوح محفوظ میں نہیں ہے بلکہ خالص تخیلی ہے جسے لوح محفوظ پر فرشتوں، نبیوں، ولیوں کی نظر ہے مگر اس قرعہ پر سوا کسی صورت کے کسی کی نظر نہیں ہے تو حضور کا عدم ہے کہ وہ خالص قرعہ ہم کو چھوٹی مادہ تصور رہے کی طرف سے متاثر ہے۔

5701- [1]

روایت ہے حضرت عائشہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راقی فرمایا قرشتے نور سے پیدا کیے گئے اور جنات خالص آگ سے پیدا کیے گئے اور آدم اس سے پیدا کیے گئے جو تم سے جان بیا گیا (مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «صُلِفَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَصُلِفَتِ الْجَنَّةُ مِنْ نَارٍ وَصُلِفَ آدَمُ مِنْهَا وَمِنْهُ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

لے نور کے معنی ہیں روشنی یعنی بذات خود عالم دوسروں کا مظہر، یہاں چمک دار جوہر مراد ہے جس میں شائستہ پانکھ نہ ہو۔ (اشد العات) یعنی قرشتے کی پیدائش ایسے جوہر سے ہے جو چند درجہ اس میں شائستہ پانکھ نہیں، ہمارے جسموں کی پیدائش خاک سے ہے جو کثیف ہے اور چمک اس میں آگ و پانی کی مادہ بھی ہے۔

اس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے "الْحَقَّ مِنْ شَرِّهِ نَارٌ" (مرید آگ) بھی لطیف ہے کثیف جس مگر اس میں گڑی بھی ہے نور میں گڑی جس صرف لطافت ہے نیز آگ نور اور شائستہ کے درمیان ہے خالص ہو تو محض چمک ہے، مگر ہو تو محض دھواں، یہ ہی فرق ہے قرشتے اور جن کے درمیان۔ (شع)

اس میں اشارہ اس آیت گریہ کی طرف ہے "مِنْ صَلَاطِي قَيْنَ خَلِيفًا مَشْلُوبًا" یعنی ہم نے آدم علیہ السلام کو بھی نور سوکھی پختہ مٹی سے پیدا فرمایا۔ جسم انسانی کی پیدائش مٹی سے ہے دونوں اشیا کی پیدائش سرور ہی سے "قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي"۔ حضور علیہ السلام کا جسم شریف خالق قرآن ہے رب فرماتا ہے "مِنْ رَحْمَتِي" آدم علیہ السلام کی بیٹی ہوئی سلی سے کعبوں نار اور انور پیدا کیے گئے جنت کی حوریں زمخضر سے پیدا کی گئیں۔ (مرقات)

5702- [5]

روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی جنت میں صورت بنائی تو چپ تک چھوٹے رکھنا چاہا انہیں چھوٹے رکھا۔ انہیں ان کے آس پاس گردش کرنے کا دیکھا تھا کہ یہ کیا چیز ہے تو جب انہیں نال بیت دیکھا تو سمجھ گیا کہ وہ ایسی خلقت سے پیدا کیے گئے جو اپنے قابو میں نہ ہوں گے (مسلم)

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَأَنَا صَوَّرَ اللَّهُ آدَمَ فِي الْعَصَةِ تَرَكَهُ مَا عَاءٌ أَنَا بَرَكْتُ فَجَعَلَ إِبْلِيسُ بَطِيفًا بِهِ يَتَسَوَّرُ مَا خُوِّفَتْ رَأَاهُ أَلَمْ يَكُنْ عَرَفَ أَنَّهُ جَلِيٌّ خَلْقًا لِي بِمِثَالِكُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

لے آدم علیہ السلام کی پیدائش کے چند درجے ہیں: اولہ ان کا پتلا زمین پر یعنی کہ معطر اور عاتک کے درمیان ہادی قرآن میں بنایا اور نکھایا گیا پھر وہ سوکھا ہوا چمک جنت میں رکھا گیا وہاں ہی روح پھونکی گئی وہاں ہی فرشتوں سے مجبور کیا گیا وہاں ہی عا پیدا ہو گیا۔ پھر وہاں سے زمین پر بھیجا گیا یہاں اس دوسرے نمونہ کا بیان ہے لہذا یہ حدیث ان روایات کے خلاف جس جن میں ہے کہ حضرت آدم کا پتلا قرآن مقام میں بنایا گیا بعض نے کہا کہ فی الجنة راقی کی غلطی ہے۔